انسان کی اصل زندگی

ارشادات حضرت شیخ الاسلام
مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ

خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا

انسانوں نے اس دنیا میں آکر یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی ہماری زندگی ہے۔ اور دن رات اپنی دنیاوی زندگی کو سنوارنے اور بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ اس دنیا میں کس کام کے لئے بھیجے گئے، کس نے بھیجا اس سے بالکل غافل ہوگئے۔ انسان کی اس غفلت کی وجہ سے خداوند تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا، کتابوں کو اتارا۔ اور بتلایا کہ یہ دنیا کی زندگی ہمیشہ کی زندگی نہیں بلکہ چند روزہ ہے اور امتحان کے واسطے تم لوگوں کو یہاں چند روز کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اسکی مثال اسطرح ہے کہ کسی یونیورسٹی کی تعلیم پانے کے بعد لڑکے امتحان کے واسطے بھیجے جاتے ہیں۔ اور وہاں وہ صرف امتحان دینے کے لئے جاتے ہیں۔ اور ٹھہرتے ہیں۔ پھر اپنے اپنے مقام پر واپس آجاتے ہیں۔ جو لڑکے ہوشیار ہوتے ہیں وہ اپنے امتحان کی تیاری اور محنت میں وقت گذارتے ہیں اور فضولیات میں اپنا وقت نہیں گنواتے، دنوں کو پڑھتے اور راتوں کو جاگتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں۔ جو لڑکے بے وقوف ہوتے ہیں وہ اپنا امتحان بھول کر وقت گنواتے اور بیکار مشغلوں میں لگ جاتے ہیں۔ سینما دیکھتے اور سیر و تفریح کرتے ہیں۔ جو لڑکے محنت کرکے کامیاب ہوتے ہیں۔ ان کو خود اور ان کے گھر والوں کو خوشی اور مسرت ہوتی ہے اور ترقی پاتے اور عزت کی زندگی گذارتے ہیں۔ جو لڑکے کھیل کود میں مشغول ہوکر ناکامیاب ہوتے ہیں وہ رنجیدہ اور شرمندہ ہوتے ہیں اور اپنے گھر والوں اور ہم جولیوں میں ندامت اٹھاتے ہیں اور بعض تو خودکشی تک کر ڈالتے ہیں۔

اصل زندگی | خداوند تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمام انسانوں کو بتلایا انما ھذہ الحیاۃ الدنیا لھو و لعب وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان۔ یہ دنیا کی زندگی تو بہت تھوڑے دن نفع اٹھانے کی ہے اور اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے مگر انسان اپنی بے وقوفی سے یہ نہیں سوچتا کہ میرا اصل ٹھکانا کہاں ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر وحی بھیجی اور بتلایا کہ یہ بڑی بے وقوفی ہے کہ تم نے دنیا کی زندگی کو اصلی قرار دے لیا ہے اور اگر اس غلطی سے متنبہ کیا جاتا ہے۔ تو اس پر عمل نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے محبت کی وجہ سے جو سارے انسانوں کا پیدا کرنے والا ہے اور ہر بنانے والے کو اپنی بنائی ہوئی چیز سے محبت ہوتی ہے۔ بتلایا کہ وہ اس دنیا میں اپنا مقصد سمجھے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا اور ساری مخلوقات میں منتخب فرمایا۔ نیابت یا خلیفہ بنایا۔ اور وہ ہم پر اتنا مہربان ہے کہ انسان کے انجام اور کامیابی کیلئے ہدایت کا انتظام فرمایا۔ انبیاء کرام کو دنیا میں بھیجا اور قرآن پاک نازل فرمایا کہ انسان اس امتحان میں کامیاب ہو۔

نبلوکم بالشر والخیر فتنۃ والینا ترجعون۔ فرمایا کہ اے انسانو! ہم تمہاری آزمائش خیر سے بھی کریں گے اور شر سے بھی۔ تمہارا امتحان آرام دے کر بھی لیتے ہیں اور تکلیف دے کر بھی۔ کسی کو اولاد دی گئی، کسی کو مال دیا گیا، کسی کو حکومت ملی اور کسی کو عزت اور دیکھا کہ ان نعمتوں کو پاکر تم اللہ کو یاد رکھتے ہو اور اسکی اطاعت کرتے ہو یا نہیں۔ اور کسی کو تکلیف میں مبتلا کر کے جانچا کہ اپنے پیدا کرنے والے کی تابعداری اور صبر و تحمل کے ساتھ تکلیف کو برداشت کرتا ہے یا نہیں۔

واما اذا ما ابتلاہ فقدر علیہ رزقہ۔ فرمایا کہ تم کو جب بھلائیاں دی جاتی ہیں، عزت دی جاتی ہے تو تم خدا کو بھول جاتے ہو اور سمجھتے ہو کہ میں عزت والا ہوں۔ اور میں نے دولت حاصل کی ہے۔ اور جب تکلیف پہنچتی ہے۔ تو خدا کی شکایت کرنے لگتے ہو۔ انسان پر اس دنیا میں آنے سے پہلے ایک عالم گذرا ہے جس کا اس کو احساس نہیں اور اس کا اندازہ اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ آپ اس دنیا میں بھی ایک ایسے عالم سے گذرے ہیں کہ اس وقت کی باتیں اگر والدین یاد دلاتے ہیں تو کوئی احساس نہیں ہوتا کہ ہم ایسے عالم سے گذرے ہیں کہ عالم ارواح میں بھی خداوند تعالیٰ کیطرف سے ہمیں تعلیم دی گئی اور بتلایا گیا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور ہم نے اسکو تسلیم کیا۔ اور کچھ روحیں عالم ارواح میں اب بھی موجود ہیں وہ سب کی سب خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا، تسبیح و تقدیس میں اسی طرح سے لگی ہوئی ہیں جسطرح سے انسان سانس لینے میں مشغول رہتا ہے۔ مگر جب اس امتحان گاہ میں بھیجا جاتا ہے تو اپنا سبق ہم بھول جاتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کل قیامت کے دن یہ نہ کہنا کہ ہمیں کچھ خبر نہ تھی۔ انا کنا عن ھذا الغافلین۔ جسطرح کہ لڑکا فیل ہونے پر اپنے ماسٹروں پر الزام لگاتا ہے کہ ہمیں تو کچھ پڑھایا ہی نہیں خداوند تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک میں وہی تعلیم یاد دلائی ہے۔ تاکہ کل قیامت میں ہم جھٹلا نہ سکیں۔ اللہ کے بندوں نے، رشیوں نے، نبیوں نے اور خصوصاً ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو بیدار کیا اور فرمایا کہ یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے۔

"ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات۔"

اس دنیا میں برابر امتحان لیا جاتا ہے۔ ہر شخص خواہ امیر ہو یا غریب ایک حال میں نہیں رہتا۔ یہ دنیاوی زندگی امتحان کی زندگی ہے۔ پیغمبروں کے بتلائے ہوئے اصول اور طریقہ پر چل کر ہی انسان کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور صبر و استقلال کی ضرورت ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں صبر کی جابجا تاکید فرمائی گئی ہے۔ نماز کا، روزہ کا، زکوٰۃ کا،

اور حج کا اتنا مکرر سہ کرر ذکر نہیں آتا۔ جتنا کہ صبر کا۔ اور صبر ہی سے تمام عبادات مکمل ہوتی ہیں۔ ہر چیز کے اندر مشقت شرط ہے اور صبر اسی چیز کا نام ہے۔ مصیبتوں کو جھیلو اور صبر کے ساتھ شریعت پر چلنے کی کوشش کرو۔ اگر صبر نہیں کر سکتے تو دنیا کی مصیبتیں بھی دور نہیں ہو سکتیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ ؐ جو اللہ کے بندوں کے سچے اور حقیقی خیر خواہ ہیں۔ انہوں نے ہمیں صبر کی تلقین فرمائی اور سب کے ساتھ میل جول رکھنے کی تاکید فرمائی اور پوری پوری اتباع کا حکم پہنچایا۔ یاایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ۔

عملی زندگی | آقائے نامدار مکہ میں تیرہ برس لوگوں کو سمجھاتے رہے۔ اور حق کی دعوت دی، مگر لوگوں نے اس کے بدلہ میں دشمنی کی۔ اور دشمنی بھی اس قدر سخت کہ آپ کو مجبور ہو کر اپنے وطن اور عزیز و اقارب کو چھوڑ کر مدینہ منورہ آکر ٹھہرنا پڑا۔ تیرہ برس میں عدم تشدد کی پالیسی کے ساتھ آپ نے اور آپ کے اوپر جو لوگ ایمان لے آئے تھے انہوں نے صبر و بردباری سے اس دشمنی کا جواب دیا۔ مدینہ آکر بھی تقریباً ڈیڑھ سال یہی پالیسی رہی۔ مگر جب دیکھا کہ دوسری طرف حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں تو مقابلہ اور دفاع کرنے پر آپ مجبور ہوئے۔ اور اس وقت بھی آپ نے انتہائی شفقت اور رحم کرنے کے احکام دیئے۔ حالانکہ آپ سب سے زیادہ بہادر تھے۔ حضرت علیؓ جن کی شجاعت کے نغمے آج تک مشہور ہیں۔ فرماتے ہیں کہ :-

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بہادر تھے، لڑائی کے میدان میں آپ سب سے آگے رہتے تھے اور جب سخت وقت آتا تھا تو ہم لوگ آپ کے پیچھے آکر پناہ لیتے تھے۔ اس کے باوجود تمام عمر میں آپ کے دست مبارک سے صرف ایک شخص آپ کی تلوار سے قتل ہوا۔ اور لڑائیوں میں آپ جواب دیتے تھے۔ مگر یہ طریقہ رہتا کہ دشمن ہلاک نہ ہو۔ کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ آقائے نامدار صلح اور محبت کا پیغام لے کر تشریف لائے تھے آپ نے جنگ کے موقع پر بھی حکم دیا کہ کسی عورت کو کسی بڈھے کو۔ یا کسی بچہ کو یا کسی مذہب کے بزرگ کو نہ مارا جائے۔"

بھلائی اور خدمت کا جذبہ | مگر افسوس کہ آج ہم اس تعلیم کو بھلا بیٹھے۔ آج بھائی بھائی کا دشمن ہے۔ یہ ملک ہندوستان ہمارا وطن ہے۔ اگر اس ملک میں بدامنی ہوگی، فساد کھڑے ہوں گے اور مصیبتیں آئیں گی تو سب پر آئیں گی۔ اس لئے ملک کی بھلائی اور خدمت کا جذبہ سب کو رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ سب کو امن اور اطمینان نصیب ہو۔ ہمیں ان اصولوں کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ "وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھوناً واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً۔" رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو اس زمین پر اکڑ کر نہیں چلتے بلکہ سر نیچا کرکے چلتے ہیں اور جب نادان لوگ ان سے الجھتے ہیں تو سلام کر کے چلے جاتے ہیں۔

میرے بھائیو! محلوں میں اور قصبوں میں لڑائیاں ہوتی ہیں۔ اگر ان میں ہم ان اصولوں سے کام لیں۔ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیں تو بڑے سے بڑا دشمن بھی دوست بن جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا ہے کہ:

"ادفع بالحسنۃ السیئۃ۔ برائی کا بدلہ بھلائی سے دو۔"

مگر یہ کام وہی کر سکتا ہے جو صبر کرنے والا ہو۔

صبر کی اہمیت | صبر پھولوں کی سیج پر نہیں ہوتا بلکہ ببول کے کانٹوں پر۔ ہمارے بزرگوں کا یہی اصول تھا اپنوں ہی سے نہیں بلکہ سارے انسانوں کے ساتھ۔

آقائے نامدار جب اس دنیا سے تشریف لے گئے تو مسلمانوں کی مردم شماری صرف چار لاکھ تھی۔ مگر آج مسلمانوں کی تعداد چالیس کروڑ بتلائی جاتی ہے۔ یہ تعداد جبر و تشدد سے نہیں بڑھی بلکہ اسلام کی تو یہ تعلیم ہی نہیں کہ کسی کو جبر اور سختی سے مسلمان بنایا جائے۔ ہمارے اسلاف نے اپنے اعمال صالحہ اور اخلاق سے لوگوں کو اسلام کا گرویدہ بنایا اپنوں اور غیروں سب کے ساتھ میل جول کی ضرورت ہے۔ مگر میل جول میں اپنے مقصد ہستی ہی کو خیر باد نہ کہہ دیا جائے۔ شیطان کے دھوکہ میں مت آؤ۔

شیطان تو انسان کا دشمن ہے۔ اس نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ انسان کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دوں گا۔ یہ خیال کرو کہ اگر ہم نے جواب نہ دیا تو ذلیل ہو جائیں گے، گھونسے کا جواب لاٹھی سے اور گالی کا جواب پتھر سے دیں یہ شیطان کا اتباع ہے۔

حضورؐ نے فرمایا کہ جو انسان دوسرے انسانوں کی خطاؤں کو معاف کرتا ہے اس سے اسکی عزت بڑھتی ہے۔ مگر آپ تو اپنوں کو بھی معاف نہیں کرتے۔ غیروں کو کیا معاف کریں گے۔

یاایھاالناس انا خلقنکم من ذکر و انثیٰ وجعلناکم۔

اے انسانو! تم کہیں کے بھی رہنے والے ہو، کسی نسل کے ہو تم کو ایک ماں باپ سے پیدا کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے بھائی ہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا اور مقبول ہے، چاہے چمار اور بھنگی ہو۔ اور اگر بادشاہ کا لڑکا ہو مگر شریعت کی تابعداری نہ کرتا ہو اللہ کا خوف نہ رکھتا ہو وہ اللہ کے یہاں عزت والا نہیں ہے۔

جنت اور دوزخ | حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو بنایا تو فرشتوں کو دیکھنے کے لئے بھیجا اور دریافت فرمایا کہ جنت کیسی جگہ ہے تو فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ تو ایسی جگہ ہے جہاں ہر شخص آنا چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو دیکھنے کا حکم دیا اور دریافت فرمایا کہ دوزخ کیسی جگہ ہے۔ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ وہاں کوئی شخص بھی جانا نہ چاہے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جنت کے گرد جبر اور

مصیبتوں کی باڑھ لگائی اور دوزخ کے گرد خواہشات اور لذّتوں کی باڑھ لگائی اور دریافت کیا کہ اب لوگ کہاں جانا چاہیں گے تو فرشتوں نے عرض کیا کہ اب تو کوئی شخص بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اور دوزخ سے کوئی نہ بچ سکے گا۔

بھائیو! یہ دنیا آزمائش کی جگہ ہے کہ ہم خداوند تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہیں یا شیطان کے۔ خداوند تعالےٰ بغاوت اور برائی اور بے حیائی سے روکتا ہے۔ اگرچہ تمہارے نفس اور تمہاری خواہشات کے خلاف ہو جس قدر بھی ہو سکے شریعت کی اتباع اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرو۔ تمہارے بزرگوں نے دنیا میں ان ہی اعمال سے عزت حاصل کی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم ایمان والے بنو اور بُرے کام چھوڑ دو تو تمہیں دنیا کا بادشاہ بنا دیں گے۔ اس دین کو دنیا میں پھیلانے کی طاقت عطا فرمائیں گے۔ اور تمہارے دلوں سے ڈر اور خوف نکال دیں گے۔

آج طرح طرح کی مصیبتیں ہمارے اوپر مسلط ہیں۔ بیماریاں بڑھتی جا رہی ہیں اور گرانی اپنی حد سے زیادہ ہے بھائیو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اپنے مشاغل میں بھی اس کے ذکر سے غافل نہ رہو تاکہ وہ ہم پر مہربان ہو ورنہ ساری دنیا کی طاقتیں بھی مل کر ان مصیبتوں کو دور نہیں کر سکتیں۔ اسکی رضا اور خوشنودی دنیا اور آخرت میں کام آسکتی ہے۔ اسی کی فرمانبرداری اور یاد میں ہمیں زندگی گذارنی چاہیئے تاکہ دنیا میں بھی ہمیں امن اور سکون نصیب ہو اور آخرت میں بھی جو اصل زندگی ہے۔ ہم کامیاب ہوں۔ آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ق

مشاہیر علوم دیوبند سائز ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۶۷۰

ڈائی دار جلد عمدہ سینکڑوں علماء دیوبند کے مختصر مگر جامع حالات زندگی پر اپنی نوعیت کی پہلی کتاب۔ علمی خدمات اور نایاب ہزاروں تصانیف کا تذکرہ تالیف قاری فیوض الرحمان ایم۔اے۔ علماء و مشاہیر دیوبند کے انسائیکلوپیڈیا کی پہلی جلد۔ قیمت ۴۰ روپے

قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین فضیلت صدیقؓ و فاروقؓ

حجۃ الاسلام حضرۃ شاہ ولی اللہ کی معرکۃ الآرا بلند پایہ تحقیقی تصنیف۔ نہایت عمدہ بہترین ڈائی دار جلد اعلیٰ کاغذ کیساتھ دیدہ زیب ایڈیشن۔ قیمت ۴۰ روپے صفحات ۳۳۶

منہاج السنن شرح جامع السنن

جلد اوّل (عربی)

امام ترمذی کی کتاب ترمذی شریف کی نہایت جامع اور مختصر شرح۔ درس و تدریس کے لئے نہایت کار آمد۔ مؤتمر المصنفین کی ایک قیمتی اور تازہ پیشکش علامہ مولانا محمد فرید صاحب مفتی و مدرس دار العلوم حقانیہ کے قلم سے۔ صفحات ۳۰۳ قیمت ۲۵/- روپے

مؤتمر المصنّفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور